مفت سلسلہ اشاعت نمبر ۳۵

شفاء الوالہ

قدم شریف اور مقامات مقدسہ کے نقشے بنانا جائز ہے

ہر جاندار خصوصاً اولیاء کرام کی تصویریں بنانا گناہ ہے

امام اہلسنت اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ

جمعیت اشاعت اہلسنت
نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر۔ کراچی

پیش لفظ

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجدد مائۃ حاضرہ الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ایسی شخصیت جو کسی تعارف کی محتاج نہیں ایک ایسی جلیل القدر ہستی کہ جن کے فہم و فراست و علمی جلالت کو اپنے تو اپنے غیروں نے بھی تسلیم کیا۔

ایسی یگانہ روزگار ہستی کہ جسے تقریباً 55 سے زائد علوم پر مکمل دسترس حاصل تھی کسی بھی شعبہ ہائے زندگی خواہ تحریری ہو یا تقریری، علمی ہو یا ادبی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت نہ صرف یہ کہ دنیائے سنیت کے لئے مشعل راہ ہے بلکہ غیروں اور بدمذہبوں کے لئے ہدایت کے ایک روشن ستارے کی حیثیت رکھتی ہے۔

اعلیٰ حضرت تقریباً ایک ہزار سے زائد کتب کے مصنف بھی ہیں ان کے افکار و خیالات نے جب کبھی الفاظ کا جامہ پہنا ان کے خامہ نور فزا نے علم و ادب کی روش پر ایسے خوشنما و خوش رنگ گل بوٹے کھلادیئے ہیں کہ جن کی مہک اور چمک دمک سے کل عالم کی مشام جاں تا ابد معطر رہے گی۔

○ جب یہ نور برساتا قلم شاعری کی راہ پر گامزن ہوتا ہے تو حدائق بخشش کے نام سے موسوم ایک ایسا دیوان ترتیب پاتا ہے جس کا ہر ہر شعر اپنے اندر عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا گنجینہ لئے ہوئے ہے۔

○ جب اسی قلم گوہر بار سے افتاء نویسی کا کام ہوتا ہے تو فتاویٰ رضویہ کے نام سے ملقب بارہ جلدوں میں گویا مسائل دینیہ کا ایک بحرذخار کوزے میں بند ہوتا محسوس ہوتا ہے۔

○ اور جب یہی قلم پرنور ترجمہ قرآن کا عزم باندھتا ہے تو کوثر و تسنیم میں دھلا ہوا ایک ایسا شاہکار ترجمہ کنزالایمان کے نام سے تراجم قرآن کے افق پر ابھرتا ہے جو نہ صرف یہ کہ حقیقی ایمان کا کنز ہے بلکہ مقام الوہیت و رسالت کا بہترین محافظ بھی ہے۔

○ اور جب یہی کلک رضا خنجر خونخوار برق بار بن کر گستاخان و شاتمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تعاقب میں چلتا ہے تو اعداء کے سینوں میں گہرا غار ڈال کر چھوڑتا ہے۔

"احکام تصویر" اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دیگر نادر و نایاب تصانیف کی طرح ایک اہم تصنیف ہے جو قلم رضا کی سحرکاریوں سے جلاء پا کر صفحہ قرطاس پر ابھری ہے۔ اس کتاب میں امام اہلسنت نے اپنے قلم حقیقت رقم سے ثابت کیا ہے کہ مقامات مقدسہ خصوصاً نعلین پاک کا نقشہ بنانا جائز اور باعث اجروثواب ہے اور ہر جاندار خصوصاً اولیاء کرام کی تصویریں بنانا گناہ و حرام ہے۔

جمعیت اشاعت اہلسنت اس کتاب کو اپنے سلسلہ مفت اشاعت کی 35 ویں کڑی کے طور پر شائع کرنے کا شرف حاصل کررہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جمعیت کی اس سعی کو اپنے حبیب لبیب رؤف رحیم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کے صدقے و طفیل قبول و منظور فرمائے۔ آمین

فقط

طالب مدینہ و جنت البقیع

محمد جہانگیر اختری

انچارج شعبہ اعلیٰ حضرت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

مسئلہ از ریاست ریوان مرسلہ مولوی عبدالرحیم خاں ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ

مَا قَوْلُکُمْ اَیُّھَا الْعُلَمَاءُ الْکِرَامُ فِیْ ھٰذِہِ الْمَسَائِلِ؟

۱۔ بنانا تصویر آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بغرض حصول ثواب زیارت کے درست و جائز ہے یا نہ اور بنانے والا اور خریدار مثوب ہوگا یا نہیں؟

۲۔ اگر کوئی تصویر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و تصویر براق نبوی نیز تصویر حضرت جبریل علیہ السلام بناکر یا بنواکر واسطے حصول ثواب زیارت کے اپنے پاس رکھے اور اکثر مجالس میلاد نبوی میں تصاویر مذکورین کو بہ تکلف تام نمائشاً بوقت ذکر معراج شریف حاضرین مجلس کے روبرو پیش کرے اور یقین اس امر کا دلائے کہ گویا حضور معراج کو تشریف لئے جاتے ہیں اور لوگوں کو لمس و بوسہ کے لئے ہدایت و فہمائش کرے تو یہ فعل اس کا شرعاً جائز ہوسکتا ہے اور امور مندرجہ سوال دوم مشروع ہوں گے یا غیر مشروع؟

۳۔ نقشہ روضہ مقدسہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغرض حصول ثواب زیارت بنواکر اپنے پاس رکھنا اور یہ گمان کرنا کہ جس طرح اصل کی تعظیم و تکریم سے ہم کو ثواب حاصل ہوتا ہے تعظیم نقل و شبیہ سے بھی ثواب حاصل ہوتا ہے، کیسا ہے جائز یا کیا؟ اور دلائل الخیرات میں جو نقشہ روضہ مطہرہ دیا گیا ہے دراصل دینا چاہئے یا نہیں؟

۴۔ بصورت ناجوازی و غیر مشروع ہونے تصاویر کے ان تصاویر کو کیا کرنا چاہئے اور نقشہ روضہ مطہرہ دلائل الخیرات میں سے نکال دینا بہتر ہوگا یا بدستور باقی

قائم رکھنا؟

اَفْتُوْنَا بِالصَّوَابِ وَاسْقُوْنَا بِالْجَوَابِ تُؤْجَرُوْا بِالْاَجْرَیْنِ وَ تُکْرَمُوْا فِی الدَّارَیْنِ۔

الجواب

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ نَبِیِّ الْحَمْدِ وَ اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْخِیَارِ الْعُمَدِ اَسْئَلُکَ حُسْنَ الْاَدَبِ وَصِدْقَ الْحُبِّ لِحَبِیْبِکَ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔

اللہ عزوجل پناہ دے ابلیسِ لعین کے مکائد سے، سخت ترکید یہ ہے کہ آدمی سے حسنات کے دھوکے میں سیئات کراتا ہے اور شہد کے بہلانے زہر پلاتا ہے والعیاذ باللہ رب العلمین۔

اس مسکین نے تینوں تصویراتِ مذکورہ بنانے والے، ان کی زیارت ولمس و تقبیل کرانے والے نے گمان کیا کہ وہ حضور پُرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا حقِ محبت بجا لاتا اور حضور کو راضی کرتا ہے حالانکہ حقیقۃً وہ اپنی ان حرکاتِ باطلہ سے حضورِ اقدس سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صریح نافرمانی کر رہا ہے۔ اس پر پہلے ناراض ہونے والے حضورِ والا ہیں، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ذی روح کی تصویر بنانا، بنوانا، اعزازاً اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا اور اس پر سخت سخت وعیدیں ارشاد کیں اور ان کے دور کرنے، مٹانے کا حکم دیا۔

احادیث اس بارے میں حدِ تواتر پر ہیں، یہاں بعض مذکور ہوتی ہیں:

حدیث ۱: صحیحین و مسند امام احمد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

کُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ یَجْعَلُ لَہٗ بِکُلِّ صُوْرَۃٍ صَوَّرَھَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُہٗ فِیْ جَھَنَّمَ [1]

"ہر مصوّر جہنم میں ہے۔ اللہ تعالٰی ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی .... ایک مخلوق پیدا کرے گا کہ وہ جہنم میں اسے عذاب کرے گی۔"

حدیث ۲: انہیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ الْمُصَوِّرُوْنَ [2]

"بے شک نہایت سخت عذاب روزِ قیامت تصویر بنانے والوں پر ہے"

حدیث ۳: انہی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

قَالَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَھَبَ یَخْلُقُ خَلْقًا کَخَلْقِیْ فَلْیَخْلُقُوْا ذَرَّۃً اَوْ لِیَخْلُقُوْا حَبَّۃً اَوْ لِیَخْلُقُوْا شَعِیْرَۃً [3]

"اللہ عزوجل فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون جو میرے بنائے ہوئے کی طرح

---

[1] ا: مسلم بن حجاج القشیری، امام : صحیح مسلم، اسلام آباد ۲۰۲/۲
ب: احمد بن حنبل : مسند، بیروت ۳۰۸/۱

[2] مسلم بن حجاج القشیری، امام : صحیح مسلم، اسلام آباد ۲۰۱/۲

[3] " " " " ۲۰۲/۲

بنانے چلے، بھلا کوئی چیونٹی یا گیہوں یا جَو کا دانہ تو بنا دیں۔"

حدیث ۴: صحیحین و سنن نسائی میں حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُقَالُ لَهُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ [1]

"بے شک یہ جو تصویریں بناتے ہیں قیامت میں عذاب کئے جائیں گے، ان سے کہا جائے گا یہ صورتیں جو تم نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالو۔"

حدیث ۵: مسندِ احمد و صحیحین و سنن نسائی میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِی الدُّنْیَا كُلِّفَ اَنْ یَّنْفُخَ فِیْهَا الرُّوْحَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَیْسَ بِنَافِخٍ [2]

"جو کوئی دنیا میں تصویر بنائے تو اسے قیامت کے دن اس میں روح پھونکنے کا پابند کیا جائے گا یہاں تک کہ اس میں روح پھونکے اور نہ پھونک سکے گا۔"

حدیث ۶: مسندِ احمد و جامع ترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

یَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَهٗ عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ

---

[1] أ: مسلم بن حجاج القشیری، امام:	صحیح مسلم	اسلام آباد	۲/۲۰۱
ب: محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام:	صحیح بخاری	"	۲/۸۸۰
[2] أ: مسلم بن حجاج القشیری، امام:	صحیح مسلم	"	۲/۲۰۲
ب: محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام:	صحیح بخاری	"	۲/۸۸۱

وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ یَّنْطِقُ یَقُوْلُ اِنِّیْ وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَّبِكُلِّ مَنْ دَعَا اِلَی اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِیْنَ [1]

"قیامت کو جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی دیکھنے والی اور دو کان سننے والے اور ایک زبان کلام کرتی، وہ کہے گی میں تین فرقوں پر مسلط کی گئی ہوں ہر ظالم ہٹ دھرم پر جو اللہ کا شریک بتائے اور تصویر بنانے والے پر۔"

ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

حدیث ۷: امام احمد، مسند اور طبرانی، معجم کبیر اور ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ اَشَدَّ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِیًّا اَوْ قَتَلَهٗ نَبِیٌّ اَوْ اِمَامٌ جَائِرٌ وَهٰؤُلَاءِ الْمُصَوِّرُوْنَ [2] وَلَفْظُ اَحْمَدَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ رَجُلٌ قَتَلَ نَبِیًّا اَوْ قَتَلَهٗ نَبِیٌّ اَوْ رَجُلٌ یُّضِلُّ النَّاسَ بِغَیْرِ عِلْمٍ اَوْ مُصَوِّرٌ یُّصَوِّرُ التَّمَاثِیْلَ [3]

"بے شک روزِ قیامت سب دوزخیوں میں سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل فرمایا یا بادشاہ ظالم یا جو شخص بے علم حاصل کئے لوگوں کو بہکانے لگے اور ان تصویر بنانے والوں پر۔"

---

[1] محمد بن عیسےٰ الترمذی، امام:	جامع ترمذی	نور محمد کراچی	۳۶۹
[2] احمد بن عبداللہ ابی نعیم:	حلیۃ الاولیاء	بیروت	۴/۱۲۲
[3] سلیمان بن احمد الطبرانی:	المعجم الکبیر	"	۱۰/۲۶۰

حدیث ۸: بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

إِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهٗ نَبِيٌّ اَوْ قَتَلَ اَحَدَ وَالِدَيْهِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهٖ [1]

"بے شک روزِ قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہے جو کسی نبی کو شہید کرے یا کوئی نبی اسے جہاد میں قتل فرمائے یا جو اپنی ماں یا باپ کو قتل کرے اور تصویر بنانے والے اور وہ عالم جو علم پڑھ کر گمراہ ہو"

حدیث ۹: امام مالک و امام احمد و امام بخاری و امام مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی:

قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهٗ وَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ وَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهِئُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلشَّيْخَيْنِ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ وَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ

[1] احمد بن حسین البیہقی، امام: شعب الایمان بیروت ۶/۱۹۷

الْمَلٰٓئِكَةُ وَفِيْ اُخْرٰى لَهُمَا تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهٗ وَقَالَ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُصَوِّرُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ [1]

"یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے تشریف فرما ہوئے تھے، میں نے ایک دروازے پر تصویر دار پردہ لٹکایا، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لائے، اسے ملاحظہ فرما کر رنگ چہرۂ انور کا بدل گیا، اندر تشریف نہ لائے، ام المؤمنین فرماتی ہیں: میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں اللہ کی طرف اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا خطا ہوئی؟ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ پردہ اتار کر پھینک دیا اور فرمایا اے عائشہ اللہ تعالیٰ کے یہاں سخت تر عذاب روزِ قیامت ان مصوروں پر ہے جو خدا کے بنانے کی نقل کرتے ہیں، ان پر روزِ قیامت عذاب ہوگا، ان سے کہا جائے گا یہ جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو جس گھر میں یہ تصویریں ہوتی ہیں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔"

حدیث ۱۰: ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن حبان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ لِيْ مُرْ بِرَأْسِ التَّمَاثِيْلِ يُقْطَعُ فَتَصِيْرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَاْمُرْ بِالسِّتْرِ فَيُقْطَعُ فَيُجْعَلُ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوْذَتَيْنِ تُوْطَاٰنِ هٰذَا مُخْتَصَرٌ [2]

[1] مسلم بن حجاج القشیری، امام: صحیح مسلم اسلام آباد ۲/۲۰۱
محمد بن یزید، امام: سنن ابن ماجہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲۶۸
محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام: صحیح بخاری قدیمی کتب خانہ، کراچی ۲/۸۸۰-۸۸۱

[2] سلیمان بن اشعث ابوداؤد، امام: سنن ابوداؤد اسلام آباد ۲/۲۱۷

"میرے پاس جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر عرض کی حضور مورتوں کو حکم دیں کہ ان کے سر کاٹ دئے جائیں کہ پیڑ کی طرح رہ جائیں اور تصویردار پردے کو حکم فرمائیں کہ کاٹ کر دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈال کر پاؤں سے روندی جائیں۔"

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث ۱۱ تا ۱۴: صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر اور صحیح مسلم میں حضرت ام المؤمنین صدیقہ اور نیز اسی میں حضرت ام المؤمنین میمونہ اور مسند امام احمد میں بسند صحیح حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں، حضرت جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کی:

اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ [1]

"ہم ملائکۂ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا اور تصویر ہو۔"

حدیث ۱۵: احمد و نسائی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و سعید بن منصور حضرت امیر المؤمنین علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جبریل امین نے عرض کی:

اِنَّهَا ثَلٰثٌ لَّمْ یَلِجْ مَلَكٌ مَّادَامَ فِیْهَا کَلْبٌ اَوْ جَنَابَةٌ اَوْ صُوْرَةُ رُوْحٍ [3]

---

[1] د، مسلم بن حجاج القشیری، امام:	صحیح مسلم	اسلام آباد	۲۰۰/۲
ب، محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام:	صحیح بخاری	نور محمد، کراچی	۸۸۱/۲
[3] احمد بن شعیب النسائی:	سنن نسائی	"	

"تین چیزیں ہیں کہ جب تک ان میں سے ایک بھی گھر میں ہوگی، کوئی فرشتہ رحمت و برکت کا اس گھر میں داخل نہ ہوگا، کتا، جنب یا جاندار کی تصویر۔"

حدیث ۱۶، ۱۷: مسند احمد و صحیح بخاری و مسلم و جامع ترمذی و سنن نسائی و ابن ماجہ میں حضرت ابوطلحہ اور سنن ابی داؤد و نسائی و صحیح ابن حبان میں حضرت امیر المؤمنین مولٰی علی رضی اللہ عنہما سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَةُ بَیْتًا فِیْهِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ [1]

"رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا یا تصویر ہو۔"

حدیث ۱۸: نسائی و ابن ماجہ و شاشی و ابویعلٰی و ابونعیم، حلیہ اور ضیا صحیح مختارہ میں امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے راوی:

صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ فَرَاٰى تَصَاوِیْرَ فَرَجَعَ (زاد الاربعة الاخیرون) فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَجَعَكَ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ قَالَ اِنَّ فِی الْبَیْتِ سِتْرًا فِیْهِ تَصَاوِیْرُ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ تَصَاوِیْرُ [2]

"میں نے حضور پُرنور صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ کی دعوت کی، حضور تشریف فرما ہوئے، پردے پر کچھ تصویریں دیکھیں، واپس تشریف لے گئے، میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر نثار کس سبب سے

---

[1] د: محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام:	صحیح بخاری	نور محمد، کراچی	۸۸۱/۲
ب مسلم بن حجاج القشیری، امام:	صحیح مسلم	اسلام آباد	۲۰۰/۲
ج احمد بن شعیب النسائی:	سنن نسائی	ایچ ایم سعید، کراچی	۱۷۳/۲
[2] " " " " :	"	"	۲۵۶/۲

حضور واپس ہوئے فرمایا گھر میں پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکۂ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔"

حدیث ۱۹: صحیح بخاری و سنن ابی داؤد میں ام المؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ہے:

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَتْرُکُ فِیْ بَیْتِہٖ شَیْئًا فِیْہِ تَصَالِیْبُ اِلَّا نَقَضَہٗ [1]

"نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اسے بے توڑے نہ چھوڑتے۔"

حدیث ۲۰: مسلم و ابو داؤد و ترمذی حیّان بن حصین سے راوی:

قَالَ لِیْ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَلَا اَبْعَثُکَ اِلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَہٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَہٗ [2]

"مجھ سے امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مامور فرما کر بھیجا کہ جو تصویر دیکھو، اسے مٹا دو اور جو قبر حدِ شرع سے اونچی پاؤ، اُسے حدِ شرع کی برابر کر دو۔"

بلندئ قبر میں حدِ شرع ایک بالشت ہے۔ رواہ ابو یعلٰی و ابن جریر

---

[1] ا: محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام: صحیح بخاری نور محمد، کراچی ۸۸۰/۲
ب: سلیمان بن اشعث ابو داؤد: سنن ابو داؤد اسلام آباد ۲۱۶/۲

[2] ا: مسلم بن حجاج القشیری، امام: صحیح مسلم " ۳۱۲/۱
ب: احمد بن علی ابو یعلٰی: مسند ابو یعلٰی بیروت

فلم یستتیا حبان انما قال عن علی ان دعا صاحب شرطتہ فقال لہ فذکرا بمعناہ۔

حدیث ۲۱: امام احمد بسندِ جیّد امیر المؤمنین کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایک جنازے میں تھے حضور نے ارشاد فرمایا:

اَیُّکُمْ یَنْطَلِقُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَلَا یَدَعُ بِہَا وَثَنًا اِلَّا کَسَرَہٗ وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّاہُ وَلَا صُوْرَۃً اِلَّا لَطَخَہَا [1]

"تم میں کون ایسا ہے کہ مدینے جا کر ہر بُت کو توڑ دے اور ہر قبر برابر کر دے اور ہر تصویر مٹا دے؟"

ایک صاحب نے عرض کی میں یا رسول اللہ! فرمایا تو جاؤ، وہ جا کر واپس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے سب بُت توڑ دئے اور سب قبریں برابر کر دیں اور سب تصویریں مٹا دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ عَادَ اِلٰی صَنْعَۃِ شَیْءٍ مِّنْ ہٰذَا فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ [2]

"اب جو یہ سب چیزیں بنائے گا وہ کفر و انکار کرے گا اس چیز کے ساتھ جو محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر نازل ہوئی" والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔

مسلمان بنظرِ ایمان دیکھے کہ صحیح و صریح حدیثوں میں اس کی کیسی سخت وعیدیں فرمائی گئیں اور یہ تمام احادیث عام شامل محیط کامل ہیں جن میں اصلا کسی تصویر کسی طریقے کی

---

[1] علی بن ابی بکر الہیثمی: مجمع الزوائد بیروت ۱۷۲/۵

[2] ا: " " " "
ب: احمد بن حنبل، امام: مسند امام احمد " ۸۷/۱

تخصیص نہیں تو معظّمینِ دین کی تصویروں کو ان احکامِ خدا و رسول سے خارج گمان کرنا محض باطل و وہمِ عاطل ہے بلکہ شرعِ مطہّر میں زیادہ شدّتِ عذاب تصاویر کی تعظیم ہی پر ہے اور خود ابتدائے بت پرستی اسی تصویراتِ معظّمین سے ہوئی۔

قرآنِ عظیم میں جو پانچ بتوں کا ذکر سورۂ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا وَدّ، سُواع، یَغوث، یَعوق، نَسر۔ یہ پانچ بندگانِ صالحین تھے کہ لوگوں نے ان کے انتقال کے بعد باغوائے ابلیسِ لعین ان کی تصویریں بنا کر مجلسوں میں قائم کیں پھر بعد کی آنیوالی نسلوں نے انہیں معبود سمجھ لیا۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

وَدٌّ وَّ سُوَاعٌ وَّ يَغُوْثُ وَيَعُوْقُ وَنَسْرٌ اَسْمَآءُ رِجَالٍ صَالِحِيْنَ مِنْ قَوْمِ نُوْحٍ فَلَمَّا هَلَكُوْا اَوْحَى الشَّيْطٰنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ اَنِ انْصِبُوْا اِلٰى مَجَالِسِهِمُ الَّتِىْ كَانُوْا يَجْلِسُوْنَ اَنْصَابًا وَسَمُّوْهَا بِاَسْمَآئِهِمْ فَفَعَلُوْا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتّٰى اِذَا هَلَكَ اُولٰٓئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ هٰذَا مُخْتَصَرٌ [1]

بایں ہمہ اگر وساوس و ہواجس [2] تسکین پائیں تو احادیثِ صحیحہ صریحہ سے خاص تصاویرِ معظّمین کا جزئیہ لیجئے۔

حدیث ۲۲: صحیح بخاری شریف میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

اَنَّهٗ قَالَ دَخَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَوَجَدَ فِيْهِ صُوْرَةَ اِبْرَاهِيْمَ وَصُوْرَةَ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَ

---

[1] محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام: صحیح بخاری، نور محمد، کراچی ۲/۳۲،
[2] دل میں گزرنے والے خیالات۔

السَّلَامُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هُمْ فَقَدْ سَمِعُوْا اَنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ الحديث هٰذا لفظه [1] فِى الْحَجِّ وَفِى الْاَنْبِيَاءِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاَى الصُّوَرَ فِى الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتّٰى اَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ [2] الحديث وفى المغازى فَاَخْرَجُوْا صُوْرَةَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ [3] الحديث

هٰذِهٖ كُلُّهَا رِوَايَاتُ الْبُخَارِىِّ وَ ذَكَرَ ابْنُ هِشَامٍ فِىْ سِيْرَتِهٖ قَالَ وَحَدَّثَنِىْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَرَاٰى فِيْهِ صُوَرَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَغَيْرِهِمْ فَرَاٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مُصَوَّرًا فذكر الحديث الى ان قال ثُمَّ اَمَرَ بِتِلْكَ الصُّوَرِ كُلِّهَا فَطُمِسَتْ [4]

ان احادیث کا حاصل یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزِ فتح مکّہ معظّمہ کعبہ [5] کے اندر تشریف فرما ہوتے اس میں حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل و حضرت مریم و ملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیرہم کی تصویریں نظر پڑیں، کچھ بکردار کچھ نقشِ دیوار حضورِ اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ویسے ہی پلٹ آئے اور فرمایا

---

[1] محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام: صحیح بخاری، نور محمد، کراچی ۱/۴۷۳
[2] 〃 〃: 〃 〃 ۱/۴۷۳
[3] 〃 〃: 〃 〃 ۱/۲۱۸
[4] محمد بن عبد الملک بن ہشام: السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، فاروقیہ ملتان /۲۷۴
[5] کعبہ۔

خبردار ہو، بے شک ان بنانے والوں کے کان تک بھی یہ بات پہنچی ہوئی تھی کہ جس گھر میں کوئی تصویر ہو اس میں ملائکۂ رحمت نہیں جاتے، پھر حکم فرمایا کہ جتنی تصویریں منقوش تھیں، سب مٹا دی گئیں اور جتنی مجسم تھیں سب باہر نکال دی گئیں، انہیں میں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ و حضرت سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ صلی اللہ تعالے علی ابنہما الاکرم وعلیہما و بارک وسلم کی تصویریں بھی باہر لائی گئیں جب تک کعبۂ معظمہ سب تصاویر سے پاک نہ ہوگیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے قدمِ اکرم سے اسے شرف نہ بخشا۔"

حدیث ۲۳: مسند امام احمد میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے

قَالَ كَانَ فِي الْكَعْبَةِ صُوَرٌ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَنْ يَّمْحُوَهَا فَبَلَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ .... ثَوْبًا وَمَحَاهَا بِهٖ فَدَخَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِيْهَا شَيْءٌ۔

وَفِي حَدِيْثٍ عَنِ الْاِمَامِ الْوَاقِدِيِّ فَتَرَكَ عُمَرُ صُوْرَةَ اِبْرَاهِيْمَ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وسلم فَلَمَّا رَاٰى صُوْرَةَ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ يَا عُمَرُ اَلَمْ اٰمُرْكَ اَنْ لَّا تَدَعَ فِيْهَا صُوْرَةً ثُمَّ رَاٰى صُوْرَةَ مَرْيَمَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ امْسَحُوْا مَا فِيْهَا مِنَ الصُّوَرِ قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا يُصَوِّرُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُوْنَ [۱]

حدیث ۲۴: عمر بن شبہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

ه محمد بن حنبل، امام: مسند احمد بن حنبل

ه محمد بن عمر واقدی: المغازی للواقدی بیروت ۸۳۴/۲

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَاَمَرَنِيْ فَاَتَيْتُهٗ بِمَاءٍ فِيْ دَلْوٍ فَجَعَلَ يَبُلُّ الثَّوْبَ وَيَضْرِبُ بِهٖ عَلَى الصُّوَرِ وَيَقُوْلُ قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا يُصَوِّرُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُوْنَ [۱]

حدیث ۲۵: ابوبکر بن ابی شیبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

وَقَامَ الْمُسْلِمُوْنَ تَجَرَّدُوْا فِي الْاُزُرِ وَاَخَذُوا الدِّلَاءَ وَارْتَجَزُوْا عَلٰى زَمْزَمَ يَغْسِلُوْنَ الْكَعْبَةَ ظَهْرَهَا وَبَطْنَهَا فَلَمْ يَدَعُوْا اَثَرًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِلَّا مَحَوْهُ وَغَسَلُوْهُ [۲]

حاصل ان احادیث کا یہ ہے کہ کعبہ میں جو تصویریں تھیں، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المؤمنین عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ انہیں مٹا دو، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابۂ کرام چادریں اتار اتار کر امتثالِ حکمِ اقدس میں سرگرم ہوئے۔ زمزم شریف سے ڈول بھر کر آتے اور کعبہ اندر باہر سے دھویا جاتا، کپڑے بھگو بھگو کر تصویریں مٹائی جاتیں یہاں تک کہ وہ مشرکوں کے آثار سب دھو کر مٹا دیئے، جب حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر پائی کہ اب کوئی نشان باقی نہ رہا، اس وقت اندر رونق افروز ہوئے۔

اتفاق سے بعض تصاویر مثل تصویر ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وغیرہ کا نشان رہ گیا تھا، پھر نظر فرمائی تو حضرت مریم کی تصویر بھی صاف نہ دھلی تھی حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک ڈول

---

[۱] د: شہاب الدین ابوالفضل المعروف بابن حجر العسقلانی: فتح الباری مصطفی البابی مصر ۹/۷۸

ب: عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ: مصنف ابن ابی شیبہ ادارۃ القرآن، کراچی ۲۹۶/۱۴-۴۹۰/۱۴

[۲] " " " ۴۹۲/۱۴

حضور واپس ہوئے فرمایا گھر میں پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکۂ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔"

حدیث ۱۹: صحیح بخاری و سنن ابی داؤد میں ام المؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ہے:

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَتْرُکُ فِیْ بَیْتِہٖ شَیْئًا فِیْہِ تَصَالِیْبُ اِلَّا نَقَضَہٗ [۱]

"نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اسے بے توڑے نہ چھوڑتے۔"

حدیث ۲۰: مسلم و ابوداؤد و ترمذی حیّان بن حصین سے راوی:

قَالَ لِیْ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَلَا اَبْعَثُکَ اِلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَہٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَہٗ [۲]

"مجھ سے امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مامور فرماکر بھیجا کہ جو تصویر دیکھو اسے مٹادو اور جو قبر حدِ شرع سے اونچی پاؤ اُسے حدِ شرع کی برابر کردو۔"

بلندیٔ قبر میں حدِ شرع ایک بالشت ہے۔ رواہ ابو یعلی و ابن جریر

---

[۱] (ا): محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام: صحیح بخاری، نور محمد، کراچی ۲/۸۸۰
(ب): سلیمان بن اشعث ابوداؤد: سنن ابوداؤد، اسلام آباد ۲/۲۱٦

[۲] (ا): مسلم بن حجاج القشیری، امام: صحیح مسلم، " ۱/۳۱۲
(ب): احمد بن علی ابویعلٰے: مسند ابو یعلٰی، بیروت

فلم یسمّہ حبان انما قال عن علی انہ دعا صاحب شرطتہ فقال لہ فذکرا بمعناہ۔

حدیث ۲۱: امام احمد بسندِ جیّد امیر المؤمنین کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایک جنازے میں تھے، حضور نے ارشاد فرمایا:

اَیُّکُمْ یَنْطَلِقُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَلَا یَدَعُ بِہَا وَثَنًا اِلَّا کَسَرَہٗ وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّاہُ وَلَا صُوْرَۃً اِلَّا لَطَخَہَا [۱]

"تم میں کون ایسا ہے کہ مدینے جاکر ہر بُت کو توڑدے اور ہر قبر برابر کردے اور ہر تصویر مٹادے؟"

ایک صاحب نے عرض کی میں یارسول اللہ! فرمایا تو جاؤ، وہ جاکر واپس آئے اور عرض کی یارسول اللہ میں نے سب بُت توڑ دئے اور سب قبریں برابر کردیں اور سب تصویریں مٹادیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ عَادَ اِلٰی صَنْعَۃِ شَیْءٍ مِّنْ ہٰذَا فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ [۲]

"اب جو یہ سب چیزیں بنائے گا وہ کفر و انکار کرے گا اس چیز کے ساتھ جو محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر نازل ہوئی" والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔

مسلمان بنظرِ ایمان دیکھے کہ صحیح و صریح حدیثوں میں اس کیسی سخت سخت وعیدیں فرمائی گئیں اور یہ تمام احادیث عام شامل محیط کامل ہیں جن میں اصلاً کسی تصویر کسی طریقے کی

---

[۱] علی بن ابی بکر الہیثمی: مجمع الزوائد، بیروت ۵/۱۷۲

[۲] (ا): " " " "
(ب): احمد بن حنبل، امام: مسند امام احمد، " ۱/۸۷

تخصیص نہیں تو معظّمین دین کی تصویروں کو ان احکامِ خدا و رسول سے خارج گمان کرنا محض باطل و وہم عاطل ہے بلکہ شرع مطہّر میں زیادہ شدّتِ عذاب تصاویر کی تعظیم ہی پر ہے اور خود ابتدائے بت پرستی اسی تصویراتِ معظّمین سے ہوئی۔

قرآنِ عظیم میں جو پانچ بتوں کا ذکر سورہ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا وَدّ، سُواع، یَغوث، یَعوق، نَسر یہ پانچ بندگانِ صالحین تھے کہ لوگوں نے ان کے انتقال کے بعد باغوائے ابلیس لعین ان کی تصویریں بنا کر مجلسوں میں قائم کیں پھر بعد کی آنیوالی نسلوں نے انہیں معبود بنالیا صحیح بخاری شریف میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

وَدٌّ وَّسُوَاعٌ وَّیَغُوْثُ وَیَعُوْقُ وَنَسْرٌ اَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِیْنَ مِنْ قَوْمِ نُوْحٍ فَلَمَّا ھَلَکُوْا اَوْحَی الشَّیْطٰنُ اِلٰی قَوْمِھِمْ اَنِ انْصِبُوْا اِلٰی مَجَالِسِھِمُ الَّتِیْ کَانُوْا یَجْلِسُوْنَ اَنْصَابًا وَسَمُّوْھَا بِاَسْمَآئِھِمْ فَفَعَلُوْا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتّٰی اِذَا ھَلَکَ اُولٰٓئِکَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ ھٰذَا مُخْتَصَر[1]

بایں ہمہ اگر وساوس و ہواجس[2] تسکین نہ پائیں تو احادیثِ صحیحہ صریحہ سے خاص تصاویرِ معظّمین کا جزئیہ لیجئے۔

حدیث ۲۲: صحیح بخاری شریف میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

اَنَّہٗ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبَیْتَ فَوَجَدَ فِیْہِ صُوْرَۃَ اِبْرَاھِیْمَ وَصُوْرَۃَ مَرْیَمَ عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَ

---

[1] محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام : صحیح بخاری نور محمد، کراچی ۲/۳۲۲،
[2] دل میں گزرنے والے خیالات ۔

السَّلَامُ فَقَالَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا ھُمْ فَقَدْ سَمِعُوْا اَنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ[1] الحدیث ھٰذَا لَفْظُہٗ فِی الْحَجِّ وَفِی الْاَنْبِیَاءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاَی الصُّوَرَ فِی الْبَیْتِ لَمْ یَدْخُلْ حَتّٰی اَمَرَھَا فَمُحِیَتْ[2] الحدیث وفی المغازی فَاَخْرَجُوْا صُوْرَۃَ اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ[3] الحدیث

ھٰذِہٖ کُلُّھَا رِوَایَاتُ الْبُخَارِیِّ وَ ذَکَرَ ابْنُ ھِشَامٍ فِیْ سِیْرَتِہٖ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَیْتَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَرَاٰی فِیْہِ صُوَرَ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَغَیْرِھِمْ فَرَاٰی اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مُصَوَّرًا فذکر الحدیث الٰی ان قال ثُمَّ اَمَرَ بِتِلْکَ الصُّوَرِ کُلِّھَا فَطُمِسَتْ[4]

ان احادیث کا حاصل یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم روزِ فتح مکہ معظّمہ کے اندر تشریف فرما ہوئے اس میں حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل و حضرت مریم و ملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیرہم کی تصویریں نظر پڑیں، کچھ بشکلِ دیوار کچھ نقشِ دیوار حضورِ اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ویسے ہی پلٹ آئے اور فرمایا

---

[1] محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام : صحیح بخاری نور محمد، کراچی ۱/۴۷۳
[2] " " " : " " ۱/۴۷۳
[3] " " " : " " ۱/۴۱۸
[4] محمد بن عبد الملک بن ہشام : السیرۃ النبویۃ لابن ہشام فاروقیہ ملتان /۲۷۴

خبردار ہو، بے شک ان بنانے والوں کے کان تک بھی یہ بات پہنچی ہوئی تھی کہ جس گھر میں کوئی تصویر ہو اس میں ملائکۂ رحمت نہیں جاتے، پھر حکم فرمایا کہ جتنی تصویریں منقوش تھیں، سب مٹادی گئیں اور جتنی مجسم تھیں سب باہر نکال دی گئیں، انہیں میں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ و حضرت سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ صلی اللہ تعالےٰ علی ابنہما الاکرم وعلیہما و بارک وسلم کی تصویریں بھی باہر لائی گئیں جب تک کعبۂ معظمہ سب تصاویر سے پاک نہ ہوگیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے قدم اکرم سے اسے شرف نہ بخشا۔"

حدیث ۲۳: مسند امام احمد میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے

قَالَ كَانَ فِي الْكَعْبَةِ صُوَرٌ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَنْ يَمْحُوَهَا فَبَلَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ .... ثَوْبًا وَمَحَاهَا بِهٖ فَدَخَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِيْهَا شَيْءٌ۔

وفی حدیث عن الامام الواقدی فترک عمر صورۃ ابراہیم فلما دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ فلما رأی صورۃ ابراہیم فقال یا عمر الم آمرک ان لا تدع فیہا صورۃ ثم رأی صورۃ مریم فوضع یدہ علیہا ثم قال امسحوا ما فیہا من الصور قاتل اللہ قوما یصورون ما لا یخلقون [ه]

حدیث ۲۴: عمر بن شیبہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

ه احمد بن حنبل ۲۴۱ھ — مسند احمد بن حنبل

ه محمد بن عمر واقدی — المغازی للواقدی — بیروت — ۸۳۴/۲

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَاَمَرَنِيْ فَاَتَيْتُهٗ بِمَاءٍ فِيْ دَلْوٍ فَجَعَلَ يَبُلُّ الثَّوْبَ وَيَضْرِبُ بِهٖ عَلَى الصُّوَرِ وَيَقُوْلُ قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا يُصَوِّرُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُوْنَ [1]

حدیث ۲۵: ابو بکر بن ابی شیبہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

وَقَامَ الْمُسْلِمُوْنَ يَتَجَرَّدُوْنَ فِي الْاُزُرِ وَاَخَذُوا الدِّلَاءَ وَارْتَجَزُوْا عَلٰى زَمْزَمَ يَغْسِلُوْنَ الْكَعْبَةَ ظَهْرَهَا وَبَطْنَهَا فَلَمْ يَدَعُوْا اَثَرًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِلَّا مَحَوْهُ وَغَسَلُوْهُ [2]

حاصل ان احادیث کا یہ ہے کہ کعبہ میں جو تصویریں تھیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ انہیں مٹادو، عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور دیگر صحابۂ کرام چادریں اتار اتار کر امتثال حکم اقدس میں سرگرم ہوئے۔ زمزم شریف سے ڈول بھر کر آتے اور کعبہ اندر باہر سے دھویا جاتا، کپڑے بھگو بھگو کر تصویریں مٹائی جاتیں یہاں تک کہ وہ مشرکوں کے آثار سب دھو کر مٹادیئے، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے خبر پائی کہ اب کوئی نشان باقی نہ رہا، اس وقت اندر رونق افروز ہوئے۔

اتفاق سے بعض تصاویر مثل تصویر ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وغیرہ کا نشان رہ گیا تھا، پھر نظر فرمائی تو حضرت مریم کی تصویر بھی صاف نہ دُھلی تھی حضور پُرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ایک ڈول

---

[1] د: شہاب الدین ابو الفضل المعروف ابن حجر العسقلانی: فتح الباری — مصطفی البابی مصر — ۷۸/۹

ب: عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ: مصنف ابن ابی شیبہ — ادارۃ القرآن، کراچی — ۳۹۶/۱۴، ۴۹۰/۱۴

[2] " " " " — ۴۹۳/۱۴

پانی منگا کر یہ نفیس نفیس کپڑا تر کر کے ان کے مٹانے میں شرکت فرمائی اور ارشاد فرمایا، اللہ کی مار ان تصویر بنانے والوں پر۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے؛

اَمَّا حَدِیْثُ اُسَامَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْکَعْبَۃَ فَرَأَی صُوْرَۃَ اِبْرَاھِیْمَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَجَعَلَ یَمْحُوْھَا وَھُوَ مَحْمُوْلٌ عَلٰی اَنَّہٗ بَقِیَتْ بَقِیَّۃٌ خَفِیَ عَلٰی مَنْ مَحَاھَا اَوَّلًا [1]

حدیث ۲۶: صحیحین میں ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ہے:

لَمَّا اشْتَکَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ بَعْضُ نِسَائِہٖ کَنِیْسَۃً یُقَالُ لَھَا مَارِیَۃُ وَکَانَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ وَاُمُّ حَبِیْبَۃَ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَۃِ فَذَکَرَتَا مِنْ حُسْنِھَا وَتَصَاوِیْرَ فِیْھَا فَرَفَعَ رَأْسَہٗ فَقَالَ اُولٰٓئِکَ اِذَا مَاتَ فِیْھِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِہٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِیْہِ تِلْکَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِکِ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰہِ [2]

"حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مرض میں بعض ازواج مطہرات نے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کا نام ماریہ تھا اور حضرت ام المؤمنین ام سلمہ و ام المؤمنین ام حبیبہ ملکِ حبشہ میں ہو آئی تھیں۔ ان دونوں بیبیوں نے ماریہ کی خوبصورتی

---

[1] شہاب الدین ابوالفضل ابن حجر العسقلانی: فتح الباری مصطفی البابی، مصر ۹/۷۰

[2] ز. محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام: صحیح بخاری نور محمد، کراچی ۱/۱۷۹

مسلم بن حجاج القشیری، امام: صحیح مسلم وزارۃ تعلیم اسلام آباد

اور اس کی تصویروں کا ذکر کیا۔ حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سر انور اٹھا کر فرمایا، یہ لوگ جب ان میں کوئی نیک بندہ نبی یا ولی انتقال کرتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا کر اس میں تبرکاً اس کی تصویر لگاتے ہیں، یہ لوگ بدترین خلق ہیں۔"

فِی الْمِرْقَاۃِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ اَیْ مِنْ نَبِیٍّ اَوْ وَلِیٍّ تِلْکَ الصُّوَرَ اَیْ صُوَرَ الصُّلَحَاءِ تَذْکِیْرًا بِھِمْ وَتَرْغِیْبًا فِی الْعِبَادَۃِ لِاَجْلِھِمْ [1] الخ۔

حدیث ۲۷ امام بخاری کتاب الصلوٰۃ جامع صحیح میں تعلیقاً بلا قصہ اور عبدالرزاق ابوبکر بن ابی شیبہ اپنے مصنف اور بیہقی سنن میں اسلم مولی امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے موصولاً مع القصہ راوی، جب امیر المؤمنین ملکِ شام کو تشریف لے گئے، ایک زمیندار نے آکر عرض کی میں نے حضور کے لئے کھانا تیار کرایا ہے، میں چاہتا ہوں، حضور قدم رنجہ فرمائیں کہ ہم چشموں میں میری عزت ہو، امیر المؤمنین نے فرمایا:

اِنَّا لَا نَدْخُلُ الْکَنَائِسَ الَّتِیْ فِیْھَا ھٰذِہِ الصُّوَرُ [2]

"ہم ان کنیسوں میں نہیں جاتے جن میں یہ تصویریں ہوتی ہیں۔"

بالجملہ حکم واضح ہے اور مسئلہ مستبین اور حرکاتِ مذکورہ بالیقین اور ان میں اعتقادِ ثواب ضلالِ مبین۔ اس شخص پر فرض ہے کہ اس حرکت سے باز آئے اور حرام میں ثواب کی

---

[1] علی بن سلطان القاری، امام: مرقاۃ شرح مشکوٰۃ امدادیہ ملتان ۲/۳۴۸

[2] محمد بن اسمٰعیل البخاری، امام: صحیح بخاری نور محمد، کراچی

امید سے، نہ خود گمراہ ہو نہ جاہل مسلمانوں کو گمراہ بنائے۔ ان تصویروں کو ناآباد جنگل میں راہ سے دور نظرِ عوام سے بچا کر اس طرح دفن کر دیں کہ جہّال کو ان پر اصلا اطلاع نہ ہو یا کسی ایسے دریا میں کہ کبھی پایاب نہ ہوتا ہو، نگاہِ جاہلان سے خفیہ عمیق کنڈے میں یوں سپرد کر دیں کہ پانی کی موجوں سے کبھی ظاہر ہونے کا احتمال نہ ہو، وَاللّٰهُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

یہ سب متعلق تصاویر ذی روح تھا، رہا نقشہ روضۂ مبارکہ، اس کے جواز میں اصلا مجالِ سخن و جائے دم زدن نہیں، جس طرح ان تصویروں کی حرمت یقینی ہے یونہی اس کا جواز اجماعی ہے۔ شرعِ مطہر میں ذی روح کی تصویر حرام فرمائی، حدیثِ پانزدہم میں اس قید کی تصریح گزری

حدیثِ اوّل میں ہے کہ ایک مصوّر نے حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمتِ والا میں حاضر ہو کر عرض کی، میں تصویر بناتا ہوں، اس کا فتویٰ دیجئے، فرمایا پاس آ، وہ پاس آیا، فرمایا پاس آ، وہ اور پاس آیا یہاں تک کہ حضرت نے اپنا دستِ مبارک اس کے سر پر رکھ کر فرمایا، کیا میں تجھے نہ بتا دوں وہ حدیث جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی؟ پھر حدیثِ مذکور مصوّروں کے جہنمی ہونے کی ارشاد فرمائی۔ اس نے نہایت ٹھنڈی سانس لی، حضرت نے فرمایا:

وَيْحَكَ اِنْ اَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ
وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ [1]

افسوس! تجھے اگر بے بنائے نہ بن آئے تو پیڑ اور غیر ذی روح چیزوں کی تصویریں بنایا کر۔

ائمہ مذاہب اربعہ وغیرہم نے اس کے جواز کی تصریحیں فرمائیں۔ تمام کتبِ مذاہب اس سے مملو و مشحون ہیں۔

---

[1] محمد بن اسمٰعیل البخاری: ...

ہر چند مسئلہ واضح اور حق لائح ہے مگر تسکینِ اوہام و تثبیتِ عوام کے لئے ائمہ کرام و علمائے اعلام کی بعض سندیں اس باب میں پیش کروں کہ کن کن اکابرِ دین و اعاظمِ معتمدین نے مزارِ مقدس اور اس کے مثل نعلِ اقدس کے نقشے بنائے اور ان کی تعظیم اور ان سے تبرک کرتے آئے اور اس باب میں کیا کیا کلمات روح افزائے مؤمنین و جانگزائے منافقین ارشاد فرمائے:

(۱) امام عثیم بن نسطاس تابعی مدنی (۲) امام محدثِ جلیل القدر ابو نعیم صاحبِ حلیۃ الاولیاء (۳) امام محدث علامہ ابو الفرج عبد الرحمٰن ابن الجوزی حنبلی (۴) امام ابو الیمن ابن عساکر (۵) امام تاج الدین فاکہانی صاحبِ بحرِ منیر (٦) علامہ سیّد نور الدین علی بن احمد سمہودی مدنی شافعی صاحبِ کتاب الوفاء و وفاء الوفاء و خلاصۃ الوفاء (۷) سید عارف باللہ محمد بن سلیمٰن جزولی صاحب الدلائل (۸) امام محدّث فقیہ احمد بن حجر مکّی شافعی صاحبِ جوہر منظّم (۹) علّامہ حسین بن محمد بن حسن دیار بکری صاحب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم (۱۰) علامہ سیّدی محمد بن عبد الباقی زرقانی مالکی شارح مواہبِ لدنیہ و منحِ محمدیہ (۱۱) شیخ محقق مولانا عبد الحق محدّث دہلوی صاحبِ جذب القلوب (۱۲) محمد العاشق بن عمر الحافظ الرومی الحنفی صاحبِ خلاصۃ الاخبار ترجمۂ خلاصۃ الوفاء وغیرہم ائمہ و علماء نے مزارِ اقدس و اکرم سیّدِ عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم و قبورِ مقدسہ حضراتِ صدیقِ اکبر و فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے نقشے بنائے

مواہب اور اس کی شرح میں ہے:

(قد روی ابو داؤد والحاکم من طریق القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق) قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّهْ اِكْشِفِىْ لِىْ عَنْ قَبْرِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وصاحبیہ الحدیث (زاد الحاکم فرأیت رسول اللّٰہ) ای قبرہ

(صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَدَّمًا وَاَبَا بَكْرٍ رَأْسُهٗ بَيْنَ كَتِفَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرَ رَأْسُهٗ عِنْدَ رِجْلَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال ابو الیمن بن عساکر و ھٰذہٖ صفتہ:

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
	ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱)

(و روی ابو بکر الآجری) الحافظ الامام توفی فی محرم سنۃ ست و ثلثمائۃ ۳۰۶ (فی کتاب صفۃ قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن عثیم بن نسطاس المدنی) تابعی مقبول کما فی التقریب (قَالَ رَأَيْتُ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِمَارَةِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَرَأَيْتُهٗ مُرْتَفِعًا نَحْوًا مِنْ اَرْبَعِ اَصَابِعَ وَرَأَيْتُ قَبْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَرَآءَ قَبْرِهٖ وَرَأَيْتُ قَبْرَ عُمَرَ وَرَآءَ قَبْرِ اَبِيْ بَكْرٍ اَسْفَلَ مِنْهُ) و رواہ ابو نعیم بزیادۃ و صورہ لنا:

المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲)

(قَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ السِّيَرِ وَغَيْرُهُمْ فِيْ صِفَةِ الْقُبُوْرِ الْمُقَدَّسَةِ اَوْرَدَهَا) ابو الیمن (ابن عساکر فِيْ كِتَابِهٖ (تحفۃ الزائر) والصحیح منہا روایتان احدٰہما ما تقدم عن القاسم، الاخری و بہا جزم رزین وغیرہ و علیہا الاکثر کما قال المصنف فی الفصل الثانی و قال النووی انہا المشہورۃ و السمہودی انہا اشہر الروایات اَنَّ قَبْرَهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْقِبْلَةِ مُقَدَّمًا بِجِدَارِهَا ثُمَّ قَبْرَ اَبِيْ بَكْرٍ حِذَآءَ مَنْكِبَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَبْرَ عُمَرَ حِذَآءَ مَنْكِبَيْ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَهٰذَا صِفَتُهَا:

المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱)

و مرت واحدۃ من الضعیفۃ و لا حاجۃ لذکر باقیہا اھ ما فی المواہب و شرحہا ملتقطا قلت و قد ذکر السبع جمیعا الامام البدر المحمود العینی فی عمدۃ القاری فراجعہا ان ہویت۔

مطالع المسرات میں ہے:

وضع المؤلف صفۃ الروضۃ ھکذا:

قبر النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

قبر عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ	قبر ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ

ابو بکر مؤخر قلیلا عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وان کان خلفہ وعمر خلف رجلی ابی بکر و روی ابو داؤد و الحاکم و صحح اسنادہ عن القاسم بن محمد الحدیث قال السمہودی و ھذا ارجح ما روی عن القاسم بن محمد ثم صورھا عن ابن عساکر ھکذا:

قبر عمر رضی اللہ تعالی عنہ	قبر النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
	قبر ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ

وصدر ابو الفرج ابن الجوزی بوصفھا ھکذا و نسب ابن حجر ھذہ الصفۃ الی الاکثر اھ [1] مختصرا۔

قلت وقع ھھنا فی الکتاب تخلیط واضطراب نبھت علیہ علی ھامشہ وزاد السید المرتضی فی اسفل عنہ فی شرح الاحیاء شیئا لم اجدہ فی نسختی شرح الدلائل کما ھو صحیح فی نفسہ وذلک انہ لم یذکر فی المطالع عن ابن الجوزی صورۃ جدیدۃ فکان قولہ ھکذا اشارۃ الی ما مر وھو الذی نسبہ ابن حجر الی الجمھور والاکثر کما ستسمع فیما یذکر اما المرتضی فنقل تصویرہ عن المطالع عن ابن الجوزی بعد قولہ ھکذا ھکذا:

[1] محمد المھدی بن احمد بن علی بن یوسف الفاسی، امام: مطالع المسرات، نوریہ رضویہ فیصل آباد، ص ۱۳۸

النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ
عمر رضی اللہ تعالی عنہ

ثم عقبہ بقولہ ونسب ابن حجر ھذہ الصفۃ الی الاکثر الخ فلا ادری لعل ھذا الغلط فی التصویر من النساخ واللہ تعالی اعلم۔

جوہر منظم امام ابن حجر میں ہے:

یسن بل یتاکد اذا فرغ من السلام علی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان یتأخر الی صوب یمینہ قدر ذراع للسلام علی خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ وکرم وجہہ لان راسہ عند منکب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ثم یتأخر الی یمینہ ایضا قدر ذراع للسلام علی سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ لان راسہ عند منکب ابی بکر وھذہ صورۃ القبور الثلثۃ الکریمۃ علی الاصح المذکور وعلیہ الجمھور۔

ثم قال بعد التصویر اخترت وضعھا علی ھذہ الکیفیۃ لانھا مطابقۃ للواقع عند توجہ الزائر الیھم الخ [1]

اگر معاذ اللہ دلائل الخیرات شریف سے نقشہ مذکورہ نکالا جائے تو نہ صرف دلائل بلکہ ان سب کتب احادیث و سیر وغیرہا کے اوراق چاک کئے جائیں اور ان ائمہ

[1] احمد بن حجر الہیتمی المکی: الجوہر المنظم، قادریہ رضویہ لاہور، ص ۵۰

محدثین کے بنائے ہوئے نقشوں کا کیا علاج ہو جو زمانۂ تابعین و تبع تابعین سے قرناً فقرناً روایتِ حدیث میں نقشے بناتے آئے۔ اللہ عزوجل افراط و تفریط کی آفت سے بچائے۔ دلائل الخیرات شریف کو تالیف ہوئے پونے پانسو برس گزرے، جب سے کتاب مستطاب شرقاً غرباً عرباً عجماً تمام جہان کے علماء و اولیاء و صلحاء میں حرزِ جان و وظیفۂ دین و ایمان ہوا ہی ہے۔ یہ حسنِ قبول خدا و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم زید و عمرو کے مٹائے نہیں مٹ سکتا ؎

همه شیرانِ جهاں بستۂ ایں سلسله اند — روبه از حیله چساں بگسلد ایں سلسله را

ہاں اب نئے زمانے فتنہ کے گھرانے میں وہ گمراہ بھی پیدا ہوئے جو عیاذاً باللہ دلائل الخیرات کو معدنِ شرک و بدعت کہتے ہیں مگر اُن کے بکنے سے اُمّتِ مرحومہ کا اتفاق و اطباق نہیں ٹوٹ سکتا ؎

مہ فشاند نور و سگ عوعو کند — ہر کسے بر خلقتِ خود می تند

کشف الظنون میں ہے :

دَلَآئِلُ الْخَیْرَاتِ اٰیَۃٌ مِّنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ یُوَاظَبُ بِقِرَاءَتِہٖ فِی الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ وَلِلدَّلَآئِلِ اخْتِلَافٌ فِی النُّسَخِ لِکَثْرَۃِ رِوَایَتِھَا عَنِ الْمُؤَلِّفِ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی لٰکِنَّ الْمُعْتَبَرَ نُسْخَۃُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدٍ السَّھْلِیِّ کَانَ الْمُؤَلِّفُ صَحَّحَھَا قَبْلَ وَفَاتِہٖ بِثَمَانِ سِنِیْنَ سَادِسَ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ سَنَۃَ ۸۶۲ھ[1] اھ ملخصاً۔

یعنی کتاب دلائل الخیرات اللہ تعالےٰ کی آیتوں سے ایک آیت ہے کہ مشارق و مغارب میں ہمیشہ پڑھی جاتی ہے، اس کے نسخے مختلف ہیں

[1] مصطفیٰ بن عبداللہ حاجی خلیفہ : کشف الظنون بغداد ۵۹/۱

مؤلف رحمہ اللہ تعالےٰ سے اس کی روایت بکثرت ہوئی مگر معتبر ابو عبداللہ محمد سہلی کا نسخہ ہے کہ مصنف قدس سرہٗ نے وصال شریف سے آٹھ برس پہلے ششم ربیع الاول ۸۶۲ھ کو اس کی تصحیح فرمائی تھی"

۱۳- علامہ محمد بن احمد بن علی فاسی مصری مطالع میں فرماتے ہیں :

اَعْقَبَ الْمُؤَلِّفُ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ رَضِیَ عَنْہُ تَرْجَمَۃَ الْاَسْمَآءِ بِتَرْجَمَۃِ صِفَۃِ الرَّوْضَۃِ الْمُبَارَکَۃِ وَالرَّوْضَۃِ الْمُقَدَّسَۃِ مُوَافِقًا فِیْ ذٰلِکَ وَتَابِعًا لِلشَّیْخِ تَاجِ الدِّیْنِ الْفَاکِھَانِیِّ فَاِنَّہٗ عَقَدَ فِیْ کِتَابِہٖ الْفَجْرِ الْمُنِیْرِ بَابًا فِیْ صِفَۃِ الْقُبُوْرِ الْمُقَدَّسَۃِ وَ مِنْ فَوَائِدِ ذٰلِکَ اَنْ یَّرُوْدَ الْمِثَالَ مَنْ لَّمْ یَتَمَکَّنْ مِنْ زِیَارَۃِ الرَّوْضَۃِ وَ یُشَاھِدَہٗ مُشْتَاقٌ وَ یَلْثِمَہٗ وَ یَزْدَادُ فِیْہِ حُبًّا وَّشَوْقًا[1]

"مؤلف رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فصل اسمائے طیبہ حضور سیدِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بعد صفت روضۂ مبارکہ کی فصل، بہ تبعیت و موافقت امام تاج الدین فاکہانی ذکر فرمائی کہ انہوں نے بھی اپنی کتاب فجرِ منیر میں قبورِ مقدسہ کی تصویر میں خاص ایک باب ذکر کیا اور اس میں بہت فائدے ہیں ازانجملہ یہ کہ جسے روضۂ مبارکہ کی زیارت میسر نہ ہوئی وہ اس نقشۂ پاک کی زیارت کرے، مشتاق اسے دیکھے اور بوسہ دے اور نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی محبت اور حضور کا شوق اس کے دل میں بڑھے"

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا اٰمِیْن۔

۱۴- اسی میں ہے :

[1] محمد المہدی الفاسی : مطالع المسرات * نوریہ رضویہ، فیصل آباد ص: ۱۴۴

قَدْ كُنْتُ رَأَيْتُ تَالِيفًا لِبَعْضِ الْمَشَارِقَةِ يَقُوْلُ فِيْهَا إِنَّهٗ
يَنْبَغِيْ لِذَاكِرِ اسْمِ الْجَلَالَةِ مِنَ الْمُرِيْدِيْنَ اَنْ يَكْتُبَهٗ بِالذَّهَبِ
فِيْ وَرَقَةٍ وَيَجْعَلَهٗ نَصْبَ عَيْنَيْهِ فَاِذَا صَوَّرَ قَارِئُ هٰذَا الْكِتَابِ
الرَّوْضَةَ صُوْرَةً حَسَنَةً بِاَلْوَانٍ حَسَنَةٍ وَخُصُوْصًا بِالذَّهَبِ
فَهُوَ مِنْ مَعْنٰى ذٰلِكَ ؎[1]

میں نے بعض علمائے مشرق کی تالیف میں دیکھا کہ جو مرید اسمِ پاک اللہ کا ذکر کرے، اسے چاہیے کہ نام پاک اللہ ایک ورق میں سونے سے لکھ کر اپنے پیشِ نظر رکھے، تو جب اس کتاب کا پڑھنے والا روضۂ مقدسہ کی خوبصورت تصویر خوشنما رنگوں سے رنگین خصوصاً آبِ زر سے بنائے تو وہ اسی قبیل سے ہے۔"

۱۵۔ اسی میں ہے،

وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُ مَنْ تَكَلَّمَ عَلَى الْاَذْكَارِ وَكَيْفِيَّةِ التَّرْبِيَةِ
بِهَا اَنَّهٗ اِذَا كَمُلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَشْخَصْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ذَاتَهُ الْكَرِيْمَةَ
بَشَرِيَّةً مِنْ نُوْرٍ فِيْ ثِيَابٍ مِّنْ نُّوْرٍ يَعْنِيْ لِتَنْطَبِعَ صُوْرَتُهٗ
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رُوْحَانِيَّتِهٖ وَيَتَاَلَّفَ مَعَهَا
تَاَلُّفًا يَتَمَكَّنُ بِهٖ مِنَ الْاِسْتِفَادَةِ مِنْ اَسْرَارِهٖ وَالْاِقْتِبَاسِ
مِنْ اَنْوَارِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَمْ يُرْزَقْ
تَشَخُّصَ صُوْرَتِهٖ فَيَرٰى كَاَنَّهٗ جَالِسٌ عِنْدَ قَبْرِهِ الْمُبَارَكَةِ

[1] محمد المہدی الفاسی : مطالع المسرات نوریہ رضویہ فیصل آباد ص: ۱۳۵

يُشِيْرُ اِلَيْهِ مَتٰى مَا ذَكَرَهٗ فَاِنَّ الْقَلْبَ مَتٰى مَا شَغَلَهٗ شَيْءٌ اِمْتَنَعَ
مِنْ قُبُوْلِ غَيْرِهٖ فِي الْوَقْتِ اِلٰى اٰخِرِ كَلَامِهٖ فَيَحْتَاجُ اِلٰى تَصْوِيْرِ
الرَّوْضَةِ الْمُشَرَّفَةِ وَالْقُبُوْرِ الْمُقَدَّسَةِ لِيَعْرِفَ صُوْرَتَهَا وَ
يُشَخِّصَهَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَنْ لَمْ يَعْرِفْهُمَا مِنَ الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْهِ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ
مِمَّنْ كَانَ حَالُهٗ مَا ذَكَرُوْهُمْ عَامَّةَ النَّاسِ وَجُمْهُوْرُهُمْ ؎[1]

"بعض اولیائے کرام جنہوں نے ذکر و شغل سے تربیتِ مریدین کی، کیفیت ارشاد کی بیان فرماتے ہیں کہ جب ذکر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے کامل کرلے تو چاہیے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا تصور اپنے پیشِ نظر جمائے، بشری صورت نور کی طلعت، نور کے لباس میں تاکہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صورتِ کریمہ اس کے آئینۂ دل میں جم جائے اور اس سے وہ الفت پیدا ہو کہ جس کے سبب حضور کے اسرار سے فائدہ لے، حضور کے انوار کے پھول چنے اور جسے یہ تصویر میسر نہ ہو وہ یہی خیال جمائے گویا مزارِ مبارک کے سامنے حاضر ہے اور ہر بار جب ذکر میں نام پاک آئے، تصور میں مزارِ اقدس کی طرف اشارہ کرتا جائے کہ دل جب ایک چیز سے مشغول ہو جاتا ہے، پھر اس وقت دوسری چیز قبول نہیں کرتا تو اب روضۂ مطہرہ و قبورِ مطہرہ کی تصویر بنانے کی حاجت ہوئی کہ جن دلائل الخیرات پڑھنے والوں نے ان کی زیارت نہ کی، اور اکثر ایسے ہی ہیں وہ انہیں پہچان لیں اور ذکر کے وقت ان کا تصور ذہن میں جمائیں۔

[1] محمد المہدی الفاسی : مطالع المسرات نوریہ رضویہ فیصل آباد ص: ۱۴۴

۱۶- اسی میں ہے:

وَقَدِ اسْتَنَابُوْا اَمْثَالَ النَّعْلِ عَنِ النَّعْلِ وَجَعَلُوْا لَہٗ مِنَ الْاِکْرَامِ وَالْاِحْتِرَامِ مَا لِلْمَنُوْبِ عَنْہُ وَذَکَرُوْا لَہٗ خَوَاصًّا وَبَرَکَاتٍ قَدْ جُرِّبَتْ وَقَالُوْا فِیْہِ اَشْعَارًا کَثِیْرَۃً وَاَلَّفُوْا فِیْ صُوْرَتِہٖ وَرَوَوْہُ بِالْاَسَانِیْدِ وَقَدْ قَالَ الْقَائِلُ ؎

اِذَا مَا الشَّوْقُ اَقْلَقَنِیْ اِلَیْہَا ۔۔۔ وَلَمْ اَظْفَرْ بِمَطْلُوْبِیْ لَدَیْہَا
نَقَشْتُ مِثَالَہَا فِی الْکَفِّ نَقْشًا ۔۔۔ وَقُلْتُ لِنَاظِرِیْ قَصْرًا عَلَیْہَا[۱]

"علمائے کرام نے نعلِ مقدس کے نقشے کو نعلِ مقدس کا قائم مقام بنایا اور اس کے لئے وہی اکرام و احترام جو اصل کے لئے تھا، ثابت ٹھہرایا اور اس نقشۂ مبارک کے لئے خواص و برکات ذکر فرمائے اور بلاشبہ وہ تجربے میں آئے اور اس میں بکثرت اشعار کہے اور اس کی تصویر میں رسالے تصنیف کئے اور اسے سندوں کے ساتھ روایت کیا اور کہنے والے نے کہا جب اس کی آتشِ شوق میرے سینے میں بھڑکتی ہے اور اس کا دیدار میسّر نہیں ہوتا اس کی تصویر ہاتھ پہ کھینچ کر آنکھ سے کہتا ہوں اسی پر بس کر۔"

۱۷- علامہ تاج فاکہانی فجرِ منیر میں فرماتے ہیں:

مِنْ فَوَائِدِ ذٰلِکَ اَنَّ مَنْ لَمْ یُمْکِنْہُ زِیَارَۃُ الرَّوْضَۃِ فَلْیَزُرْ مِثَالَہَا وَلْیَلْثِمْہُ مُشْتَاقًا لِاَنَّہٗ نَابَ مَنَابَ الْاَصْلِ کَمَا قَدْ نَابَ مِثَالُ نَعْلِہِ الشَّرِیْفَۃِ مَنَابَ عَیْنِہَا فِی الْمَنَافِعِ وَالْخَوَاصِّ بِشَہَادَۃِ التَّجْرِبَۃِ الصَّحِیْحَۃِ وَلِذَا جَعَلُوْا لَہٗ مِنَ الْاِکْرَامِ وَالْاِحْتِرَامِ مَا یَجْعَلُوْنَ لِلْمَنُوْبِ عَنْہُ[۲]

"نقشۂ روضۂ مبارکہ لکھنے میں ایک فائدہ یہ ہے کہ جسے اصل روضۂ اقدس کی زیارت نہ ملی وہ اس کی زیارت کرے اور شوقِ دل کے ساتھ اسے بوسہ دے کہ یہ مثال اسی اصل کی قائم مقام ہے جیسے نقشۂ نعلِ مقدس منافع و خواص میں بالیقین اس کا قائم مقام ہے جس پر صحیح تجربہ شاہدِ عدل ہے ولہٰذا علمائے دین نے نقشے کا اعزاز و اعظام وہی رکھا جو اصل کا رکھتے ہیں۔"

(۱۸) حضرت مصنفِ دلائل قدس سرہ العزیز اس کی شرح کبیر میں اسے نقل فرماتے ہیں اور علامہ ممدوح کی متابعت ظاہر کرتے ہیں:

حَیْثُ قَالَ اِنَّمَا ذَکَرْتُہَا تَابِعًا لِلشَّیْخِ تَاجِ الدِّیْنِ الْفَاکِہَانِیْ فَاِنَّہٗ عَقَدَ فِیْ کِتَابِہِ الْفَجْرِ الْمُنِیْرِ بَابًا فِیْ صِفَۃِ الْقُبُوْرِ الْمُقَدَّسَۃِ وَقَالَ وَمِنْ فَوَائِدِ ذٰلِکَ الخ[۳]

(۱۹) امام ابواسحٰق ابراہیم بن محمد خلف السلمی الشہیر بابن الحاج المرّی الاندلسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقشۂ نعلِ مقدس کے بیان میں مستقل کتاب تالیف فرمائی۔

(۲۰) اسی طرح ان کے تلمیذ شیخ عزیز الدین الیمن ابن عساکر نے نفیس جلیل کتاب مسمّٰی خدمۃ النعل للقدم المحمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھی جس کے ساتھ اکابر ائمہ نے مثل کتبِ حدیث روایۃً سماعًا قراءۃً اعتناء سے نام کیا۔

(۲۱) امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی صاحب ارشاد الساری شرح صحیح بخاری، مواہب لدنیہ

---

[۱] محمد المہدی الفاسی: مطالع المسرات — نوریہ رضویہ فیصل آباد — ص: ۱۴۲

[۲] فجر منیر

[۳] محمد المہدی الفاسی: مطالع المسرات — نوریہ رضویہ فیصل آباد — ص: ۱۴۲

منح محمدیہ میں فرماتے ہیں:

قَدْ ذَكَرَ اَبُو الْيَمَنِ ابْنُ عَسَاكِرٍ تِمْثَالَ نَعْلِهِ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ فِيْ جُزْءٍ مُفْرَدٍ رَوَيْتُهُ قِرَاءَةً وَّ سَمَاعًا وَكَذَا اَفْرَدَهٗ بِالتَّاْلِيْفِ اَبُوْ اِسْحٰقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَفٍ السُّلَمِيُّ الْمَشْهُوْرُ بِابْنِ الْحَاجِّ مِنْ اَهْلِ الْمُرِيَّةِ بِالْاَنْدَلُسِ وَ غَيْرُهُمَا وَلِلّٰهِ دَرُّ اَبِي الْيَمَنِ ابْنِ عَسَاكِرٍ حَيْثُ قَالَ ؎

يا منشدا فى رسم ربع خالٍ ومناشدا الدوارس الاطلالِ

دع ندب آثار وذكر مآثر لاحبة بانوا او عصر خالِ

والثم ثرى الاثر الكريم فحبذا ان فزت منه بلثم ذا التمثالِ

صافح بها خدا و عفر وجنة فى تربها وجدا و فرط تغالِ

يا شبه نعل المصطفىٰ روحى الفدا لمحلك الاسمى الشريف العالِ

هملت لمرآك العيون وقد نأى مرقى العيون بغير ما اهمالِ

وبتذكرت عهد العقيق فاثرت شوقا عقيق المدمع الهطّالِ

اذكرتنى قدما لها قدم العلى والجود والمعروف والافضالِ

لو ان خدى يحتذى نعلا لها لبلغت من نيل المنى آمالِ

او ان اجفانى لوطء نعالها ارض سمت عزا بذا الاذلالِ

اھ بالالتقاط [2]

" خلاصہ یہ کہ ابن عساکر نے نعلِ اقدس کے باب میں ایک مستقل جزء تالیف کیا جسے میں نے استاذ سے پڑھ کر، استاذ سے سن کر روایت کیا اور اسی طرح ابن الحاج اندلسی وغیرہما علماء نے اس بارے میں مستقل تصنیفیں کیں اور اللہ عزوجل کے لئے ہے خوبی، ابوالیمن ابنِ عساکر نے کیا خوب قصیدہ مدح شبیہ شریف میں لکھا جس میں فرماتے ہیں اے فانی کی یاد کرنے والے! ان چیزوں کی یاد چھوڑ اور تبرکاتِ شریفۂ مصطفٰے صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خاکبوسی کر، زہے نصیب اگر تجھے اس تصویرِ نعلِ مبارک کا بوسہ ملے اپنا رخسارہ اس پر رکھ اور اس کی خاک پر اپنا چہرہ مَل! اے نعلِ مصطفٰے صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تصویر تیری عزت وشرف وبلندی پر میری جان قربان تجھے دیکھ کر آنکھیں ایسی بہ نکلیں کہ اب تھمنا بہت دور ہے۔ تجھے دیکھ کر انہیں مدینے کے وادیٔ عقیق میں مصطفٰے صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی رفتار یاد آگئی لہٰذا اپنے اشک رواں کے سرخ سرخ عقیق نچھاور کر رہی ہیں، اے تصویرِ نعلِ پاک تو نے مجھے وہ قدم پاک یاد دلادیا جس کی بلندی وجود واحسان وفضلِ قدیم سے ہیں، اگر میرا رخسارہ تراش کر اس قدم پاک کے لئے کفش بناتے تو دل کی تمنا بر آتی یا میری آنکھ ان کی کفش مبارک کے لئے زمین ہوتی تو اس زمین ہونے سے عزت کا آسمان بن جاتی ع۔

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا يَا اَبَا الْيَمَنِ

(۲۲) ابوالحاکم بن عبدالرحمٰن بن ملی بن عبدالرحمٰن الشہیر بابن المرحل کہ فضلائے مغاربہ سے ہیں، امام بقیۃ الحفاظ ابن حجر عسقلانی نے تبصیر میں ان کا ذکر لکھا، وصف نقشۂ نعل مبارک میں ان کا قصیدۂ غرا شیخ ابن الحاج نے اپنی کتاب مذکور میں ذکر کیا۔ امام قسطلانی نے اسے مَا اَحْسَنَهَا کہا یعنی کیا خوب فرمایا۔ اس کی بعض ابیات کریمہ مواہب میں

---

[1] محمد بن عبدالباقی الزرقانی، امام: زرقانی علی المواہب عامرہ مصر ۵۵/۵
" " " ۵۵/۵

مثالٌ لنعلی من أحبُّ هویتُہ ۔۔۔ فہا انا فی یومی ولیلی لاثمہ
أجُرُّ علی رأسی و وجہی ادیمہ ۔۔۔ والثمہ طورا وطورا الازمہ
أُمثّلہ فی رجلِ أکرمِ من مشٰی ۔۔۔ فتبصرہ عینی و ما انا حالمہ
أُحرّک خدّی ثم أحسبُ وقعہ ۔۔۔ علی وجنتی خطوا ھناک یداومہ
ومن لی بوقع النعل فی حرّ وجنتی ۔۔۔ لماشٍ علت فوق النجوم براجمہ
سأجعلہ فوق الترائب عوذۃ ۔۔۔ لقلبی لعل القلب یبرد حاجمہ
وأربطہ فوق الشئون تمیمۃ ۔۔۔ لجفنی لعل الجفن یرقا ساجمہ
الا بابی تمثال نعل محمد ۔۔۔ لطاب حاذیہ وقدس خادمہ
یودّ ھلال الافق لو انہ ھوٰی ۔۔۔ یزاحمنا فی لثمہ و نزاحمہ
سلامٌ علیہ کلما ھبّت الصبا ۔۔۔ وغنّت باغصان الاراک حمائمہ

" اپنے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تصویر نعل پاک کو میں دوست رکھتا اور رات دن اسے بوسہ دیتا ہوں، اپنے سر اور منہ پر رکھتا اور کبھی چومتا اور کبھی سینے سے لگاتا ہوں، میں اپنے دھیان میں اسے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پائے اقدس میں تصور کرتا ہوں تو شدتِ صدقِ تصور سے گویا اپنی آنکھوں سے جاگتے میں دیکھ لیتا ہوں اُس نقشۂ پاک کو اپنے رُخسارے پر رکھ کر جنبش دیتا ہوں اور یہ خیال کرتا ہوں کہ گویا وہ اُسے پہنے ہوئے میرے رخسار پر چل رہے ہیں؛ آہ! کون ایسی صورت کردے کہ وہ پائے مبارک جو ستارگانِ آسمانِ ہشتم کے سروں پر بلند ہوتے، اُن کی کفش مبارک چلنے میں میرے رخسارے

۱؎ محمد بن عبد الباقی الزرقانی ؛ زرقانی علی المواہب عامرہ مصر ۵/ ۵۶-۵۵

پر پڑے۔ میں نقشۂ نعل مبارک کو اپنے سینے پر دل کا تعویذ بنا کر رکھوں گا شاید دل کی آگ ٹھنڈی ہو، میں اسے سر پہ آنکھوں کا تعویذ بنا کر باندھوں گا، شاید بہتی پلکیں رُکیں، سُن لو، تصویر کفش مقدس پر میرا باپ نثار کیا اچھا ہے، اس کا بنانے والا اور جو اس کی خدمت کرے پاک ہو جائے ماہِ نو کی تمنا ہے، کاش آسمان سے اُتر کر اس نقشۂ مبارک کے بوسے میں ہم اور وہ باہم مزاحمت کرتے، اللہ عزوجل کا سلام اُترے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر جب تک بادِ صبا چلے اور جب تک درخت اراک کی ڈالیوں پر کبوتر گونجیں۔"

اللّٰھم صلّ وسلّم و بارک علیہ وعلٰی الہ و امتہ ابدا امین ۔

(۲۳) نیز مواہب لدنیہ میں ہے:

من بعض ما ذکر من فضلھا وجرب من نفعھا و برکتھا ما ذکرہ ابو جعفر احمد بن عبد المجید وکان شیخا صالحا قال حذوت ھذا المثال لبعض الطلبۃ فجاءنی یوما فقال رأیت البارحۃ من برکۃ ھذا النعل عجبا اصاب زوجی وجع شدید یکاد یھلکھا فجعلت النعل علی موضع الوجع و قلت اللھم اشف ببرکۃ ھذا النعل فشفاھا اللہ للحین ۱؎

" اس مثال مبارک کے فضائل جو ذکر کئے گئے اور اس کے منافع و

۱؎ محمد بن عبد الباقی الزرقانی ، امام: زرقانی علی المواہب عامرہ مصر ۵/ ۵۵

برکات جو تجربہ میں آئے ان میں سے وہ ہے جو شیخ صالح صاحبِ ورع و تقویٰ ابو جعفر احمد بن عبد المجید نے بیان فرمایا کہ میں نے نعلِ مقدس کی مثال اپنے بعض تلامذہ کو بنادی تھی، ایک روز انہوں نے آکر کہا رات میں نے اِس مثالِ مبارک کی عجیب برکت دیکھی، میری زوجہ کو ایک سخت درد لاحق ہوا کہ مرنے کے قریب ہوگئی، میں نے مثالِ مبارک موضعِ درد پر رکھ کر دعا کی کہ الٰہی اِس کی برکت سے شفاء دے، اللہ عزوجل نے فوراً شفا بخشی۔"

(۲۴) نیز امام قسطلانی فرماتے ہیں کہ ابو اسحٰق ابراہیم بن الحاج فرماتے ہیں کہ ... شیخ الشیخ ابو القاسم بن محمد فرماتے ہیں:

وَ مِمَّا جُرِّبَ مِنْ بَرَكَتِهٖ اَنَّ مَنْ اَمْسَكَهٗ عِنْدَهٗ مُتَبَرِّكًا بِهٖ كَانَ اَمَانًا لَّهٗ مِنْ بَغْيِ الْبُغَاةِ وَ غَلَبَةِ الْعُدَاةِ وَ حِرْزًا مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ وَ عَيْنِ كُلِّ حَاسِدٍ وَاِنْ اَمْسَكَتْهُ الْحَامِلُ بِيَمِيْنِهَا وَ قَدِ اشْتَدَّ عَلَيْهَا الطَّلْقُ تَيَسَّرَ اَمْرُهَا بِحَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ قُوَّتِهٖ [1]

"نقشۂ نعلِ مبارک کی آزمائی ہوئی برکات سے ہے کہ جو شخص بہ نیتِ تبرک اسے اپنے پاس رکھے، ظالموں کے ظلم اور دشمنوں کے غلبہ سے اماں پائے اور وہ نقشۂ مبارک ہر شیطان سرکش اور ہر حاسد کے چشمِ زخم سے اس کی پناہ ہوجائے اور زنِ حاملہ شدتِ دردِ زہ میں اگر اسے اپنے دہنے ہاتھ میں لے بعنایتِ الٰہی اس کا کام آسان ہو۔"

---

[1] محمد بن عبد الباقی الزرقانی، امام: زرقانی علی المواہب عامرہ مصر ۵/۵

(۲۵) علامہ احمد بن محمد مقری تلمسانی نے اِس باب میں دو مستقل کتابیں تصنیف فرمائیں ایک "النفحات العنبریۃ فی وصف نعل خیر البریۃ" صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کہ وجیز و نافع ہے، دوسری "فتح المتعال فی مدح خیر النعال" کہ بسیط و جامع ہے، ان کتبِ مبارکہ میں عجب عجب فضائل و برکات، دفعِ بلیّات و قضائے حاجات کے جو اس نقشۂ مبارکہ سے خود مشاہدہ کئے اور سلفِ صالح و معاصرینِ صالحین نے دیکھے بکثرت بیان فرمائے، ان کا ذکر باعثِ تطویل ہے، جو چاہے فتح المتعال مطالعہ کرے۔

اب ہم بنظرِ اختصار ان باقی ائمہ و اعلام کے بعض گرامی نام شمار کرنے پر اقتصار کریں جنہوں نے نقشۂ مبارکہ بنایا، بنوایا، بنا کر اپنے تلامذہ کو عطا فرمایا، اس سے تبرک کیا، اس کی مدحیں لکھیں، اس سے فیض و برکت حاصل کرنے، اُسے سر آنکھوں پر رکھنے، بوسہ دینے کی ترغیبیں کیں، احادیث کی طرح باہتمامِ تام اس کی روایتیں فرمائیں۔ جسے تفصیل دیکھنی ہو فتح المتعال وغیرہ کی طرف رجوع لائے، و باللہ التوفیق۔

(۲۶) امامِ اجل ابو اویس عبد اللہ بن عبد اللہ بن اویس بن مالک بن ابی عامر اصبحی مدنی کہ اکابر علمائے مدینہ طیبہ و ائمہ محدثین و رجالِ صحیح مسلم و سننِ ابی داؤد و ترمذی و نسائی و ابنِ ماجہ اور تبعِ تابعین کے طبقۂ اعلیٰ سے ہیں، امام مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بہنوئی اور بھتیجے یعنی ان کے حقیقی چچازاد بھائی کے بیٹے ہیں، ۱۶۷ھ میں انتقال فرمایا، انہوں نے خود اپنے واسطے امام مالک وغیرہ اکابر ائمہ تابعین و تبعِ تابعین کے زمانے میں نعلِ اقدس نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مثال بنوا کر اپنے پاس رکھی اور قرناً فقرناً اس مثال کے نقشے ہر طبقے کے علماء لیتے رہے۔

(۲۷) ان کے صاحبزادے، امام مالک کے بھانجے اسمٰعیل بن ابی اویس کہ امام بخاری و امام مسلم

کے استاذ اور رجالِ صحیحین اور اَتباع تبع تابعین کے طبقۂ اعلےٰ سے ہیں، امام شافعی و امام احمد رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے معاصر، ۲۲۶ھ میں وفات پائی۔

(۲۸) اُن کے شاگرد ابو یحییٰ بن ہبیرہ۔ (۲۹) اُن کے تلمیذ ابو محمد ابراہیم بن سہل سبتی۔

(۳۰) اُن کے شاگرد ابو سعید عبد الرحمٰن بن محمد بن عبد اللہ مکی۔

(۳۱) اُن کے تلمیذ محمد بن جعفر تمیمی۔

(۳۲) اُن کے تلمیذ محمد بن الحسین الفاسی۔

(۳۳) اُن کے شاگرد شیخ ابو زکریا عبد الرحیم بن احمد بن نصر بن اسحٰق بخاری۔

(۳۴) اُن کے تلمیذ شیخ فقیہ ابو القاسم علی بن عبد السلام بن حسین مکی۔

(۳۵) اُن کے ایک شاگرد شیخ عیاض۔

(۳۶) دوسرے تلمیذ اجل امام اکمل حافظ الحدیث قاضی ابو بکر ابن العربی اشبیلی اندلسی۔

(۳۷) اُن دونوں کے شاگرد امام ابن العربی کے صاحبزادے فقیہ ابو زید عبد الرحمٰن بن محمد بن عبد اللہ۔

(۳۸) اُن کے تلمیذ ابن الحیتہ۔

(۳۹) اُن کے شاگرد شیخ ابو الفضل ابن البتر تونسی۔

(۴۰) اُن کے شاگرد شیخ ابن فہد مکی۔

(۴۱) ح امام اجل ابن العربی ممدوح کے دوسرے شاگرد ابو القاسم خلف بن بشکوال

(۴۲) اُن کے تلمیذ ابو جعفر احمد بن علی اَوسی جن کے شاگرد ابو القاسم بن محمد اور اُن کے تلمیذ ابو اسحٰق ابراہیم بن الحاج، اُن کے شاگرد ابو الیمن ابنِ عساکر مذکور ہیں جن کے اقوالِ طیبہ اوپر مذکور ہوئے۔

(۴۳) ح امام اسمٰعیل بن ابی اویس مدنی ممدوح کے دوسرے تلمیذ ابو اسحٰق ابراہیم بن الحسین۔

(۴۴) اُن کے شاگرد محمد بن احمد فزاری اصبہانی

(۴۵) اُن کے تلمیذ ابو عثمٰن سعید بن حسن تستری۔

(۴۶) اُن کے شاگرد ابو بکر محمد بن عدی بن علی منقری۔

(۴۷) اُن کے تلمیذ ابو طالب عبد اللہ بن حسن بن احمد عنبری۔

(۴۸) اُن کے شاگرد ابو محمد عبد العزیز بن احمد کنانی۔

(۴۹) اُن کے تلمیذ ہبۃ اللہ بن احمد بن اکفانی دمشقی۔

(۵۰) اُن کے شاگرد حافظ ابو طاہر بن محمد بن احمد اسکندرانی۔

(۵۱) اُن کے تلمیذ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمٰن تجیبی۔

(۵۲) اُن کے شاگرد ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ سبتی انکے تلمیذ ابو اسحٰق ابراہیم بن الحاج سلمی ممدوح، ان کے شاگرد ابنِ عساکر۔

(۵۳) اُن کے تلمیذ بدر فارقی یہ تین سلسلے مثل سلاسلِ حدیث تھے، اِن کے علاوہ

(۵۴) امام ابو حفص عمر فاکہانی اسکندرانی۔

(۵۵) شیخ یوسف تنائی مالکی۔

(۵۶) فقیہ ابو عبد اللہ بن سلامہ۔

(۵۷) فقیہ محدث ابو یعقوب۔

(۵۸) اُن کے شاگرد ابو عبد اللہ محمد بن رشید فہری۔

(۵۹) حافظ شہیر ابو الربیع بن سالم کلاعی۔

(۶۰) اُن کے تلمیذ حافظ ابو عبد اللہ بن الابار قضاعی۔

(۶۱) ابو عبد اللہ محمد بن جابر وادی۔

(۶۲) خطیب ابو عبد اللہ بن مرزوق تلمسانی

(۶۳) ابنِ عبد الملک مراکشی۔

(۶۴) شیخ ابو الخصال۔

(۶۵) ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن عبدالحق انصاری معروف بابن القصاب۔

(۶۶) شیخ فتح اللہ حلبی بیلونی۔

(۶۷) قاضی شمس الدین ضیف اللہ ترابی رشیدی۔

(۶۸) شیخ عبدالنعیم سیوطی۔

(۶۹) محمد بن فرج سبتی۔

(۷۰) شیخ حبیب النسبی جن سے علامہ تلمسانی نے نقشہ مقدسہ کی عجیب برکت شفا روایت کی

(۷۱) سید محمد موسے حسینی مالکی معاصر علامہ ممدوح۔

(۷۲) سید جمال الدین محدث، صاحب روضۃ الاحباب۔

(۷۳) علامہ شہاب الدین خفاجی جنہوں نے فتح المتعال کی تعریف کی اور ہو مُصَنَّفٌ حَسَنٌ فرمایا یعنی وہ خوب کتاب ہے۔

(۷۴) فاضل علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی شارح مواہب و مؤطائے امام مالک۔

اب اور پانچ ائمہ کرام کے اسمائے طیبہ عالیہ پر اکتفا کیجئے جن کی امامت کبرے پر اجماع اور ان کی جلالت شان و عظمت مکان مشہور و معروف بلاد و بقاع۔

(۷۵) امام اجل حافظ الحدیث زین الدین عراقی استاد امام الشان ابن حجر عسقلانی صاحب الفیہ سیر وغیرہا۔

(۷۶) اُن کے ابن کریم علامہ عظیم سیدی ابو زرعہ عراقی۔

(۷۷) امام اجل سراج الفقہ والحدیث والملۃ والدین بلقینی۔

(۷۸) امام جلیل محدث نبیل حافظ شمس الدین سخاوی۔

(۷۹) امام اجل واکرم علامہ ... حافظ والمحدثین جلال الملۃ والشرع والدین عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ونفعنا بہم یوم الدین آمین یارب العالمین۔

بالجملہ مزار مقدس کا نقشہ تابعین کرام اور نعل مبارک کی تصویر تبع تابعین اعلام سے ثابت اور جب سے آج تک ہر قرن و طبقہ کے علما صلحا میں معمول و رائج، ہمیشہ اکابر دین اُن سے

تبرک کرتے اور ان کی تکریم و تعظیم رکھتے آتے ہیں تو اب انہیں بدعت شنیعہ و شرک و حرام نہ کہے گا مگر جاہل بے باک یا گمراہ بد دین مریض القلب، ناپاک والعیاذ باللہ من مهاوی الهلاك۔ آجکل کے نو آموز قاصر ناقص فاتر کی بات ان اکابر ائمہ دین و اعاظم علمائے معتمدین کے ارشادات عالیہ کے مقابل کسی ذی عقل دیندار کے نزدیک کیا وقعت رکھتی ہے، عاقل منصف کے لئے اسی قدر کافی ہے۔ واللہ الہادی وولی الایادی بہ ثقتی وعلیہ اعتمادی۔

الحمد للہ کہ یہ مجمل جواب دو شنبہ اواخر ذی الحجہ مبارکہ ۱۳۱۵ھ کے چند جلسوں میں تمام اور بلحاظ تاریخ شفاء الوالہ فی صور الحبیب و مزارہ و نعالہ نام ہوا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ اٰمِيْنَ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ جَلَّ مَجْدُهٗ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ۔

اس تحریر کے چند ماہ بعد آجکل کے بعض ہندی[1] صاحبوں نے اس کے مخالف تحریریں پیش کیں جن میں کسی امام معتمد یا عالم مستند سے اس کے خلاف پر اصلا سند نہ دی گئی۔ ہم ابھی گزارش کر چکے ہیں کہ ارشادات ائمہ دین و علمائے معتمدین کے مقابل ایں و آں کے بے سند اقوال کیا قابل استدلال، قرون ثلاثہ میں باوصف تحقیق ضرورت اس کی طرف قولاً و فعلاً اصلا توجہ نہ پائے جانے کا جواب بھی واضح ہو چکا کہ زمانہ تابعین و تبع تابعین سے متوارث ہے، ضرورت شرعیہ بمعنے افتراض و وجوب نہ ہونا تو بدیہی، یونہی بایں معنی کہ کوئی امر مامور بہ فی الشرع عیناً اس پر موقوف ہو، واضح المنع نہ بھی مسلم کہ مقتضی عین موجود، مذکر حاصل، موانع مفقود جس سے باوصف تحقیق خطور بالبال خصوص احتیاج بالقصد امتناع پر انطباق و اجماع مفہوم ہو اور جہاں ایسا نہیں وہاں عدم وقوع ہرگز مفید کف قصدی نہیں کہ وہی مقصود رہے اور اس میں اتباع وَقَدْ حَقَّقْنَا هٰذِهِ الْمَبَاحِثَ فِيْ كِتَابِنَا الْمُبَارَكِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْبَارِقَةِ الشَّارِقَةِ عَلٰى مَارِقَةِ الْمُشَارِقَةِ۔

[1] مثل محمد ... مولوی ... فتوائے مولوی عبدالحی لکھنوی۔

اس قضیہ کو اگر یونہی مرسل رکھیں تو صدہا مسائل شرعیہ اور خود صاحب تحریر مذکور کی تحریرات کثیرہ اس کی ناقض و مناقض موجود ہیں جن میں بعض ہمارے رسالہ شمُوْرُ العیدِ السَّعِیدِ فی حِلِ الدعاء بعدَ صلاۃِ الْعِید میں بحوالہ جلد و صفحہ مذکور ہیں۔

رہا یہ کہ نقشۂ کعبۂ معظمہ و روضۂ منورہ کو ان کا عین یا تمام میں مساوی سمجھنا کہ نقشۂ کعبہ کے طواف سے حج ادا ہو جاتے اور حج کے بعد نقشۂ روضہ کے پاس حاضری زیارتِ مقدسہ کی حاضری سے مغنی ہو جاتے، یہ کسی جاہل کا بھی زعم نہیں ہے، ایسے اوہام باطلہ البتہ مشرکین و روافض کو پیدا ہوتے ہیں۔ اس رسالہ اَسلمی میں قطع نظر اِس سے کہ وہ کیا اور کیسا رسالہ اور کہاں تک محلِ استناد میں پیش ہونے کی لیاقت رکھتا ہے، اسی وہم پر اعتراض ہے وہ اِس طریقۂ انیقہ پر جو ائمۂ کرام و علمائے اعلام میں معمول و مقبول رہا، اصلاً وارد نہیں۔

وباللہ التوفیق واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم

حضرت سیدنا حافظ زین الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل شریف کے بارے میں عربی میں چند اشعار فرمائے ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے۔

"کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کی پیشانی پیارے آقا دو عالم کے مالک و مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس اور پاکیزہ نعلین مبارک کو چھولے شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریفین میں دو تسمے مبارک تھے اور ایک ایڑی مبارک تھی۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریفین سبتی تھے جن پر بال نہیں تھے دو عالم کے آقا و مولی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کی لمبائی ایک بالشت اور دو انگلیوں کے برابر تھی۔ چوڑائی اتنی تھی کہ ٹخنوں تک آجاتے تھے۔

(شمائل رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

امام اہلسنت مجدد دین و ملت پروانہ شمع رسالت عظیم البرکت عظیم المرتبت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعلین پاک کے بارے میں "حدائق بخشش" میں یوں لکھتے ہیں :

جسے تیری صف نعال سے ملے دو نوالے نوال سے
وہ بنا کہ اس کے اگال سے بھری سلطنت کا ادھار ہے

اور برادر اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعلین پاک کی عظمت کے بارے میں اپنے نعتیہ کلام "ذوق نعت" میں یوں رقم طراز ہیں۔

جو سر پر رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ تاجدار ہم بھی ہیں